صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 15 فروری 2012ء بمطابق 22 ربیع الاوّل 1433 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۝ وَوَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ۝ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ۝ وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۝ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۝ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیمِ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔اے نبی ﷺ کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لئے کھول نہیں دیا اور تم پر سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا جو تمہاری کمر توڑ ڈال رہا تھا اور تمہاری خاطر تمہارے ذکر کا آواز بلند کر دیا۔ پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔ لہذا جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقت میں لگ جاؤ اور اپنے رب ہی کی طرف راغب ہو۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں انجینئر سجاد اللہ صاحب 15-02-2012، یاسمین نازلی جسیم صاحبہ 15-02-2012 تا 17-02-2012، ڈاکٹر حیدر علی خان صاحب 15-02-2012۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

<u>Mr. Speaker:</u> In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I here by nominate the following Members in order of priority to form a panel of Chairmen for the current Session:

1 Mr. Mukhtiar Ali Khan Advocate;
2 Mr. Muhammad Anwar Khan Advocate;
3 Mr. Muhammad Javed Abbasi;
4 Mr. Wajih-uz-Zaman Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

<u>Mr. Speaker:</u> In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I here by constitute a Committee on petitions, comprising the following Members under the chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker:

1 Mr. Abdul Akbar Khan;
2 Mr. Israrullah Khan Gandapur;
3 Mufti Said Janan;
4 Haji Qalander Khan Lodhi;
5 Mr. Mukhtiar Ali Khan;
6 Begum Nargis Sameen.

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 6, ‘Privilege Motions’: Mr. Fazlullah Khan Sahib, to please move his privilege motion No. 167 in the House. Honourable Fazlullah Khan, not present, it lapses. Muhammad

Javed Abbasi, to please move his privilege motion No. 170 in the House, Javed Abbasi Sahib.

تحاریک استحقاق

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much, janab Speaker۔ جناب سپیکر، ای ڈی او ایبٹ آباد نے مختلف کلاس فور کی پوسٹیں جو عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں، جن پر تعیناتی نہیں کی گئی اور جس کے بابت معلومات کی گئیں تو انہوں نے ایبٹ آباد کے منتخب ممبران کو بتایا کہ وزیر محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری نے ان کو تعیناتیاں کرنے سے منع کیا ہے، لہذا ممبران صاحبان نے وزیر صاحب سے ملاقات کی اور یہ بات ان کے نوٹس میں لائی گئی۔ انہوں نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس طرح کا سوچ بھی نہیں سکتے، انہوں نے ای ڈی او کو کلاس فور کی آسامیوں پر تعیناتیاں نہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اس سے اگلے دن یعنی مورخہ 24 جنوری 2012 کو DDAC کی میٹنگ کے دوران ای ڈی او نے مذکورہ کلاس فور کی تعیناتیوں کیلئے پانچ دن کا وقت مانگا جس پر تمام ممبران نے اتفاق کیا۔ مذکورہ فیصلے DDAC اجلاس کے جو روئیداد / منٹس ہیں، اس میں شامل ہیں۔ وقت گزرنے کے باوجود بھی مذکورہ کلاس فور کی آسامیوں پر بھرتی نہ کرنا اور منتخب ممبران سے غلط بیانی کرنے سے جناب سپیکر، میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ نہ صرف میرا بلکہ تمام ممبران کا، یہ میرے پاس سائن ہیں، ہمارے پانچ ممبران کے۔ جناب سپیکر! ہوا یہ ہے کہ یہاں حکومت بھی بیٹھی ہوئی ہے، کلاس فور ہمیشہ سے، یہ مہربانی ہے چیف منسٹر خیبر پختونخوا کی کہ جب سے وہ آئے ہیں، انہوں نے اپنے Respective PF میں جو جو بھی کلاس فور کی آسامیاں خالی ہوتی ہیں، انہوں نے اپنے اپنے ایم پی ایز کو Allow کیا ہوا تھا کہ ان کی مرضی کے ساتھ یہ بھرتیاں کر دی جائیں، ہمارے ساتھ بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ پچھلے کوئی چھ مہینوں سے جتنی بھی سیٹیں خالی ہو رہی ہیں، وہ ای ڈی او صاحب، یہ سارے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، نہیں کر رہے تھے اور ایک دفعہ تو ہم سارے ان سے ملے تو انہوں نے کہا کہ نہیں، مجھے منسٹر صاحب نے روکا ہے۔ ہم منسٹر صاحب کے پاس آئے، انہوں نے کہا یہ غلط ہے، سراسر غلط بیانی کر رہا ہے، میں نے کبھی بھی کلاس فور کیلئے نہیں روکا۔ پھر ہم چیف منسٹر صاحب کے پاس گئے، چیف منسٹر صاحب نے بھی کہا کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کیونکہ یہ حق ہے ایم پی ایز صاحبان کا۔ اب جناب سپیکر، آپ دیکھیں جی، یہ سیٹیں چھ مہینے سے خالی پڑی ہوئی ہیں، کوئی چار مہینے سے کوئی تین مہینے سے اور جو لوگ ریٹائر ہو جاتے ہیں یا کوئی مر جاتا ہے وہ فوراً خالی ہونا چاہیئے تھی۔ یہ انہوں نے کہا، پھر ہماری DDAC کی میٹنگ میں بھی انہوں نے کہا ہے۔ جناب سپیکر، ان کے رویئے سے جو انہوں نے غلط

بیانی کی ہے، ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ہماری ریکویسٹ ہے کہ یہ معاملہ کمیٹی کے سامنے چلا جائے۔ کمیٹی اس معاملے کو دیکھے گی جناب سپیکر، کہ سچ کہاں پر ہے؟ تاکہ آج آپ کیلئے ایسی جو بات ہے، وہ کوئی الزام نہ لاسکے، نہ منسٹر پہ اور نہ حکومت پہ۔

جناب سپیکر: پہلے منسٹر صاحبان، جی آنریبل بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {(سینیئر وزیر (بلدیات)}: یہ میرے بھائی نے جو بات کی ہے تو ہاں بالکل ہمیں کوئی اعتراض اس میں نہیں ہے مگر میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اگر پینڈنگ کردیں کہ اگر منسٹر صاحب آجائیں، اس کو پتہ ہوگا، یہ جیسے فرمارہے ہیں کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ مجھے پتہ ہی نہیں ہے تو میں یہ کہتا ہوں صحیح تفصیلاً جواب وہ لے آئے گا۔۔۔۔

جناب جاوید محمد عباسی: ہم سارے اس دن تھے، لودھی صاحب بھی تھے، منسٹر صاحب نے خود کہا کہ میں نے روکا نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر میں صرف یہ کہتا ہوں کہ Minister concerned آجائیں گے۔ میں صرف۔۔۔۔

جناب جاوید محمد عباسی: اگر وہ ابھی جائیں تو میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ اس نے میرے ساتھ تو غلط بیانی کی ہے۔ ہمارے ساتھ تو اس نے کی ہوئی ہے بات، نہیں یہ ہم ایسا کبھی بھی نہیں ہونے دینگے، ہم نے تو کبھی کسی کی Privilege نہیں روکی، ہم نے تو ہمیشہ Support کیا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اچھا ٹھیک ہے۔ اچھا اچھا، میری ریکویسٹ، اچھا اچھا، میری ریکویسٹ ہے، وہ منسٹر صاحب کہتے ہیں میں جواب دیتا ہوں، جواب دیتا ہوں، دیکھتے ہیں اگر وہ کوئی جواب سے مطمئن ہو جائیں تو ٹھیک ہے، نہ ہوا تو پھر بات کرلیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں کہتا ہوں کہ کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب، حاجی قلندر لودھی۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا سے دہ جی چہ دا خبرے بہ کیږی د انور کمال صاحب د پارہ جی یو دعا چہ پہ وخت او شی ځکہ چہ خبرہ بیا زړیږی او مناسب نہ دہ زمونږ۔۔۔۔

جناب سپیکر: چا د پاره جی؟

وزیر اطلاعات: د انور کمال صاحب د پاره، زمونږ زوړ پارلیمنټیرین وو۔ هم پخپله جی لاس ټول اوچت کړئ نو ښه به وی، بس هم دا سے دعا به کافی وی جی۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ کړئ، دعا اوکړئ۔

(اس مرحلہ پر سابقہ رکن اسمبلی، جناب انور کمال خان (مرحوم) کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جو عباسی صاحب نے کہا ہے جی، یہ عباسی صاحب نہیں ہیں، DDAC کے چیئر مین بھی ہیں، بالکل یہ حقیقت ہے اور اس سے آگے میں تھوڑی سی بات بڑھاؤنگا کہ میرے حلقے کے پانچ کلاس فور تھے، ان کیلئے میں منسٹر سے لکھوا کے لے گیا ہوں کہ انہیں کریں، Concerned MPA کی مرضی کے مطابق کریں، انہیں اس کی مشاورت سے کریں تو میں لے گیا اور پھر میں نے ای ڈی او کو کہا تو ای ڈی او نے کہا کہ مجھے بعد میں فون کیا گیا ہے کہ یہ کام نہیں کرنا، یہ اس سے پہلے ای ڈی او نے کہا، وہ ابھی تک پینڈنگ پڑا ہوا ہے، اس ای ڈی او نے بھی اس کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ پچھلی میٹنگ میں چیئر مین صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے سمجھا کے کہا تھا کہ یہ اس طرح سے آرڈر ہے اور آپ ان کو کریں۔ کلاس فور کے لوگ جو ہیں، جنہوں نے سکول کیلئے جگہ دی ہوئی ہے، جن کی جگہ پر سکول بنے ہوئے ہیں، وہ لوگ ہمیں بڑے Stress کر رہے ہیں، ہمیں پریشان کر رہے ہیں، تو آپ کیوں نہیں کرتے؟ تو پھر اس نے کہا جی میں کرونگا، کرونگا لیکن پھر بھی اسکو مہینہ گزر گیا جی اور یہ، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، بالکل ہم سب کا استحقاق بنتا ہے اس میں۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب یہ وباء ادھر بھی پھیلی ہوئی ہے، یہ ہر جگہ ہے، تھوڑا بہت گزارا کرنا پڑے گا۔ لیکن آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔ یو منټ اودریږئ جی چه هغه ثاقب، ثاقب اللہ خان پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: Concerned دغه دے جی، که لاء منسټر سر، دا چه کوم کلاس فور خاص طور په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے دی جی، نو دا ډیر لوئے پرابلم دے مونږ ته جی۔ یو ځائے کښے ډیپارټمنټ ای ډی او ډسټرکټ د پاره کلاس فور اخلی جی چه کله یو سړی زمکه ورکړے وی او په بعضے ځایونو کښے خاصکر په زړو باندے کنټریکټ هم ورسره شوے وی چه تا سوله به مونږ دغه

ورکوؤ جی، نو زما په حلقه کښې شپږ داسې کیسونه دی چه د هغوی په هغه کنټریکټ بیسز باندې ملازمتونه شوی دی خو دوه کاله درې کاله اوشو فنانس د هغوی اوسه پورې Salaries نه ورکوی۔ هغه خبره کوی چه بهئ مونږ سره چه څومره دا ډسټرکټ لیول باندې تاسو دغه کړی دی، هغوی نه مونږ سره سرپلس دی۔ دلته جی سکول کښې به بیا ښوک وی جی، هغه سکول کښې هغه سړے وی، هغه یا مړ شی یا ریټائر شی جی، د هغه سیټ چه خالی شی نو ایجوکیشن ډیپارټمنټ کنټریکټ باندې کړے وی خو هغه ورنه کیږی نه۔ مونږه ورپسې شو جی، کنټریکټ ورته حواله کړو، کله کله هائی کورټ هم ورکښې آرډرز اوکړی، هغه اوشی بیا دوه دوه، درې درې کاله جی، نن هم ما یو کیس ریفر کړے دے ، پرون ما کیس ریفر کړے دے چه په هغې کښې Owners په یو کښې Deceased quota چه 100% وی، د هائی کورټ او د سپریم کورټ آرډرز دی، هغه هم جی، دغه ئے راوتی دی جی، آرډرز ئے شوی دی او لګیا دے تقسیموی ئے۔ نو زما ریکویسټ دے آنریبل منسټر صاحب ته چه دا کوم د استحقاق خبره ده، هغه خو په خپل ځائے ده خو دا کمیټۍ ته هم د ورشی، د ایجوکیشن کمیټۍ ته هم د لاړ شی چه د دے مسئله حل کړو چه هم دغسې ایجوکیشن ډیپارټمنټ خپل کسان کلاس فور بهرتی کوی نو سکول کښې به ښوک کار کوی،دا خو د لوکل د کس حق وهی جی؟ ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ٹھیک ہے۔آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> شکریہ جی۔ میرے خیال میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بنه خو هم هغه وه چه بشیر بلور صاحب څنګه اووئیل خو ګورے تاسو څنګه مناسب ګڼړے نو۔

<u>وزیر قانون:</u> بالکل جی۔ میرے خیال میں اگر وزیر صاحب خود موجود ہوتے تو شاید وہ زیادہ اچھا اس کا جواب دے دیتے لیکن جو مجھے بریف کیا گیا ہے،اس میں کوئی Deliberately delay نہیں ہو رہا،اس میں اصل میں وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ اگر کہیں پہ Land donors ہیں تو ان کا کوئی حق بنتا ہے یا نہیں بنتا۔ بعض اوقات اسطرح ہے کہ Land donors کو Normally ویسے تو اب ان کا حق ہے، سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ بھی آیا ہوا ہے لیکن مسئلہ اس میں یہ بنتا ہے کہ Land donor کے بندے اگر آپ نہ کریں تو

وہ سکول بند کر لیتے ہیں اور پھر ان کو کھولنا، یہ بہت بڑی مشکلات بن جاتی ہیں، تو وہ ایسے ہی ان کو Accommodate کریں گے، ضرور انشاء اللہ اور دوسری بات یہ ہے جی کہ اگر ہم لاء کی بات کریں، پھر تو یہ میرٹ کے اوپر ہو گا، یہ تو پھر As such مطلب یہ کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو Accommodate کیا جائے، وہ ہم کر لیں گے آپس میں بیٹھ کر اور۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: نہیں، ہم سب نے دیا ہے آپ نے Accommodate کیا ہے۔ بڑی مہربانی آپ کے Accommodate کرنے کا، ہم کہتے ہیں کہ اس نے ایک Allegation کہا ہے، ہمارے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے، میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپ کمیٹی کے سامنے جائیں، اگر میرا استحقاق نہ بنتا ہو؟ میں تو استحقاق لے کر آیا ہوں۔

<u>وزیر قانون</u>: یہ استحقاق نہیں بنتا جی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: مجھے کسی کی Accommodation، اور ہمیشہ یہ روایت چلی ہے۔ اس نے ہمارے ساتھ غلط بیانی کی ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: یہ بات کرنا کہ یرہ میری Will and Wishes کے اوپر کسی کو بھرتی کیا جائے، That is illegal، یہ غلط ہے، یہ غیر قانونی ہے، اس کے اوپر کسی قسم کا استحقاق نہیں بنتا جی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: نہیں، اس نے ہمارے ساتھ، اس نے کہا کہ مجھے منسٹر نے روکا ہے۔ آپ استحقاق کمیٹی کے پاس لے جائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: یو منٹ جی، زه بخښنه غواړمه۔ چونکه دا خبره جی داسے ده چه یو خو بشیر خان زمونږ مشر وو، هغوی اووئیل چه که وزیر صاحب راشی نو دوئ که انتظار اوکړی نو ښه به وی۔ که لږ انتظار اوکړی که هغه رانغلو نو مونږ ورسره مطلب دا دے چه د ورورولئ یو لار رااوباسو خو که لږ هغه ته انتظار اوکړی نو یقیناً چه که ده سره د غلط بیانئ څه خبره شوے وی نو دے سره استحقاق مجروح کیږی۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: یہ اس نے کہا ہے۔

وزیر اطلاعات: نہیں، میں تو آپ کیلئے، اگر اس کا تھوڑا سا انتظار کیا جائے تو یہ ذرا مناسب رہے گا۔ وہ اگر نہ آسکا تو یہ تب جائے گا، جب مطمئن ہو جائے۔ ہم آپ کو آج مطمئن بھیجیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، آپ کا ساتھ دینگے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ سے ہم یہ امید کرتے ہیں، یہ بڑی اچھی روایت آپ نے آج ڈالی ہے، اگر آئندہ آپ اس طرح کریں گے پھر کسی کا بھی استحقاق اس طرح نہیں آئے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ اس نے ہمارا اور ہمارے معزز ممبران کا استحقاق مجروح کیا ہے، اس نے یہ بھی کہا کہ مجھے اگر چیف منسٹر بھی کہے تو میں کام نہیں کرتا۔ میں تو کچھ باتیں یہاں فلور پر لانا نہیں چاہتا تھا کہ یہ باتیں ہم کمیٹی کے سامنے پیش کریں اور اگر استحقاق ہمارا مجروح ہوا ہے اور آپ کو اگر اتنا ہمارے استحقاق کا خیال نہیں ہے اور آپ کو اتنا اپنے ای ڈی او کا وہ ہے تو پورا صوبہ اس کے حوالے کر دیں، آپ کہہ دیں، تو ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جاوید بھائی۔ سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں کہتا ہوں، ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے، یہ ہمارے سینیئر ممبرز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ میں جو بات کر رہا ہوں، احتراماً کر رہا ہوں، ہم بھی ممبر ہیں، استحقاق کے حوالے سے ہمیں بھی اندازہ ہے، ہم یہی سمجھتے ہیں کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لیکن چونکہ وزیر کا نام لیا جا رہا ہے تو وہ ہمارا ہی حصہ ہے، وہ آکے اگر بات کر سکے، نہیں تو ہم ان کی حمایت میں یہ بات کر رہے ہیں، ہم مخالفت میں بات نہیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا، تھوڑا سا خیر ہے جاوید صاحب، تھوڑا سا منسٹر کا انتظار کرتے ہیں پھر،
Kept pending, kept pending. 'Call Attention Notices': Qasim Khan Khattak Sahib, to please move his call attention notice No. 66.

ملک قاسم خان خٹک: السلام علیکم۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حال ہی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، اس طرف ذرا منور خان صاحب، جی۔

ملک قاسم خان خٹک: وہ یہ کہ حال ہی میں نئے Upgraded مڈل سکولوں میں معلمین اسلامیات یعنی ٹی ٹی کو ختم کیا گیا ہے جو کہ لمحہ فکریہ ہے اور مذہبی طبقوں میں باعث تشویش ہے، لہذا حکومت اس اہم مسئلے کا نوٹس لیکر مڈل سکولوں میں ٹی ٹی اساتذہ کی آسامیوں کو بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: قاسم خان خټک صاحب! منسټر نشته نو تاسو دا څه کوئ، دا به هم پینډنګ کړو۔

ملک قاسم خان خٹک: جی۔

جناب سپیکر: چه منسټر صاحب وی نو جواب به صحیح ملاؤ شی۔

ملک قاسم خان خٹک: که بل څوک منسټر ئے ماته راکوی؟نو را د کړی جی، دا خو زما امید دے چه دے سره دوئ Agree کیږی۔

جناب سپیکر: دا ډیټا به پوره نه وی نو لکه ستاسو هاؤس به مطمئن نه شی۔

ملک قاسم خان خٹک: زما خیال دے جی چه دا ټول ایم پی اے ګان د دے نه خبر دی چه نن مډل سکولونو کښے د دوئ ټی ټی اساتذه نشته، ختم ئے کړل۔ اوس زمونږ دا ریکویسټ دے چه د دوئ، مونږ خو مسلمانان یو، مذهبی طبقو کښے ، بچو کښے ډیر تشویش دے سر، که چرے بل منسټر دا اوکړی، دا خو به مونږ سره دوئ Agree کوی چه بیا د پاره به انشاء الله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بل سره به دومره دغه نه وی او بابک صاحب خدائے خبر چه۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: دا سپیکر صاحب، پینډنګ کړئ د منسټر صاحب د راتلو پورے۔

جناب سپیکر: پینډنګ ئے کړو؟

ملک قاسم خان خٹک: ما منسټر صاحب سره نن خبره اوکړه، هغه وائی چه ملا مونځ ختمولے شی؟

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب، شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: دا هومره پینډنګ اوساتئ، منسټر صاحب راځی، دے باندے به بحث اوکړی۔ مهربانی جی۔

Mr. Speaker: Kept pending.

قرارداد

Mr. Speaker: Resolution under Article 144; the honourable Minister for Law Khyber Pakhtunkhwa, to please move his resolution under Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973. Honourable Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you Sir. In pursuance of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa here by resolved that the [Majlis-e-Shoora (Parliament)] may by Law regulate the matter pertaining to Drugs and Medicines; Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister for Law Khyber Pakhtunkhwa may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سر، زه که ستا سو اجازت وی-----

جناب سپیکر: اووایئ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب، زه د موجوده صوبائی حکومت نه دا تپوس کومه چه دوئ خو به وئیل چه یره دوئ د صوبائی خودمختارئ خبره کوی، اوس پخپله لگیا دی اختیار مرکز له ورکوی۔ چه هغه اختیار چه کوم دوئ ته ملاؤ شوے دے نو آیا دا دوئ خپل دغه پروگرام نه وروستو کیږی لگیا دی او که دا څه دغه دے؟ د دے د لړ وزیر صاحب مونږ ته وضاحت اوکړی چه ولے دوئ مرکز ته دا اختیار ورکوی لگیا دی، آیا دوئ سره دا Compete نه دی، آیا دوئ سره انفراسټرکچر نشته، څه مسئله ده دوئ ته چه دوئ دا اختیار مرکز له ورکوی لگیا دی؟ اوسه پورے خو به دوئ داچغے وهلے چه صوبے ته اختیار ملاویدل پکار دی، مونږه هم د هغے حق کښے یو او مونږ غواړو چه صوبے سره اختیار، خو چه اوس اختیار راشی نو بیا د مونږ دا وایو چه یره دا د واپس اوس مرکز ته دغه شی؟ نو اختیار سره ذمه واری به هم راځی او هغه ذمه واری به مونږ

ته قبلول وی نو دوئ د مونږ ته دا Explain کړی چه ولے دا دغه کوی لګیا دی چه دا اختیار چه دے ، مرکز له ورکوی لګیا دی او کوم چه د دے صوبے د ټولو، زما په خیال د ممبرانو او د دے ټولو پارټو دا یو خبره ده چه پکار ده چه صوبو ته اختیار ملاؤ شی نو هغے نه دوئ ولے وروستو کیږی لګیا دی؟ نو د دے د لږ مونږ ته وضاحت اوکړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: سر، په دغه رنګ لکه څه رنګ سکندرخان اوویل، مونږ دا د دوئ ګوره دا 18th Amendment کښے آرمز لائسنس ټول صوبے ته منتقل شول او ډیر وخت نه مخکښے مونږ چه اسلام آباد ته ځو، هلته د آرمز لائسنس کوشش کوؤ، هغوی دا وائی چه دا مونږ صوبے ته ورکړی دی۔ اوس مونږ ته پته اولګیده چه زمونږ صوبے هم دا وئیلے دی چه دا به بیا مونږ مرکز ته واپس کوؤ۔ چه 18th Amendment یو ځلے راغے بیا ولے داسے صوبه خیبرپختونخوا دا اجازت ورکړو چه دا تاسو اوکړئ؟ چه پنجاب دا نه کول غواړی لګیا دے، زه په دے باندے د حکومت نه پښتنه کوم۔ شکریه، ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جاوید عباسی۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیراحمد بلور {سینئر وزیر(بلدیات)}</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: د هغے نه پس جی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: Thank you very much۔جناب سپیکر! بڑاImportant issueہے اور میں آپ کا مشکور ہوں کہ مجھے بھی آپ نے موقع دیا ہے۔آج چونکہ یہاں جو وزیر ہیں، جناب عاقل شاہ صاحب بھی تشریف فرما ہیں اور بڑے چلا چلا کر باتیں کر رہے ہیں، میں ذرا ان کی بھی توجہ ان کے محکمے کی طرف دلاؤں گا۔جناب، جو ٹورازم کا ڈیپارٹمنٹ تھا، 18th Amendment کے بعد یہ بھیDevolve ہو گیا تھا۔ ہمیں پتہ چلا ہے کہ By name تو انہوں نے یہ ڈیپارٹمنٹ Dissolve کر دیا ہے لیکن جو اصل اس کی چیز تھی جناب، پی ٹی ڈی سی کے سارے Assets، وہ انہوں نے جناب سپیکر، صوبے نے ان کے حوالے کئے ہیں۔چونکہ ٹورازم بہت بڑا ایک ڈیپارٹمنٹ تھا اور ہمارے صوبے کا سب سے زیادہ جوایریا ہے ٹورازم کیلئے، وہDevelop کرنے کیلئے دیئے گئے تھے لیکن جو اصل ٹورازم کی چیزیں تھیں، وہ ان

کو نہیں دی گئی ہیں، نہ وہ ایمپلائز جو ہیں، وہ ان کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ باقی جو نام کا حوالہ سر، دیا گیا ہے تو میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پی ٹی ڈی سی کا اتنا بڑا محکمہ ہے، اگر وہ آپ نہیں لے سکے تو پھر تو یہ ٹورازم Devolve جو ہوا ہے، اس کی باقی چیزوں کو لینے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر آپ نے اپنے اوپر Liability لے لی ہے، تو آج مہربانی کر کے وزیر جو یہاں موجود ہیں، ہمیں بتائیں کہ ان کو کیا کیا مشکلات ہیں؟ اور پراونشل گورنمنٹ ان کا ساتھ نہیں دیتی ہے۔ وہاں فیڈرل گورنمنٹ ان کی بات نہیں مانتی، تو Constitutional amendment کے بعد تو کوئی جواز نہیں باقی بچتا تھا فیڈرل گورنمنٹ کے پاس، کہ وہ یہ محکمے اپنے پاس رکھتی۔ یہ جناب سپیکر، ابھی کوئی سال سے زیادہ ٹائم ہو گیا ہے اور اب ہم جانے والے ہیں، سینٹ کے الیکشن کے بعد، اب ظاہر ہے یہاں چیزیں جو ہیں، پیک ہونا شروع کیں، تو یہ کیا انتظار کر رہے ہیں کہ کوئی نئی حکومت آ کر یہ معاملہ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اٹھائے؟ تو میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ آج تشریف فرما ہیں اور اس کا جواب دیں۔

(تالیاں)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر صاحب! اجازت غواړم۔ سکندر خان خبره اوکړه او قاسم خان-----

<u>جناب سپیکر</u>: نرگس ثمین بی بی پرے هم څه وئیل غواړی، زما خیال دے اودریږئ هغه واورئ جی، نو بیا-----

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: زه د دے خبرے وضاحت اوکړم، هغه زما خیال دے دے باره کښے خبره نه کوی، د هغوی خبره بدله ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: هغه بدله کوی خو بی بی! دا تاسو په څه باندے خبره کوئ؟

<u>محترمہ نرگس ثمین</u>: زه د دے Drugs and regulatory باره کښے خبره کول غواړم۔

<u>جناب سپیکر</u>: په کوم باندے؟

<u>محترمہ نرگس ثمین</u>: د دے میډیسن او Drugs regulatory authority باره کښے، کوم باره کښے چه دوئ ریزولیوشن پیش کړو۔

<u>جناب سپیکر</u>: په څه څیز جی؟

<u>محترمہ نرگس ثمین</u>: د میډیسن باره کښے خبره کوم۔

جناب سپیکر: میډیسن باندے ، بنه جی۔ جی بی بی۔

محترمہ نرگس ثمین: جناب سپیکر صاحب! زمونږ په صوبه کښے د Drugs and regulatory کوم نظام چه چلیږی ، د دوئ کار دومره بے خونده دے کنه چه زمونږ خو د میډیسن سره تعلق دے ، هر وخت مونږ ته د لائسنس اغستو ضرورت پیښیږی نو چه کله مونږ دوئ ته لاړ شو او د لائسنس د پاره Apply اوکړو نو هغه په میاشتو نه په کلونو پریوځی ، نو چه دلته د دوئ کارکردګی زیرو ده نو که دا د وفاق په حواله شی نو بیا به د دے څه هغه وی؟ که هغلته پاتے شی ، یعنی بیا خو به بالکل دا نظام ختم شی نو لهذا زما هم تاسو ته دا ریکویسټ دے چه دا د په دے خپله صوبه کښے ، دا ډرګز او دا میډیسن ریګولیټری کوم نظام چه روان دے ، دا د په دے خپله صوبه کښے پاتے شی ، دا د د وفاق په حواله نه کړے شی ، دا به نور هم خراب شی۔

جناب سپیکر: شکریه بی بی۔ میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جب ریزولیوشن پاس ہورہی تھی تو آپ لوگ کیوں خاموش بیٹھے تھے؟ یہ تو Unanimously پاس کردی،اس وقت آپ لوگوں نے کیوں مخالفت نہیں کی؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: کیا جی؟

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دریږه چه بی بی صاحبه واورو۔

(قہقہہ)

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سپیکر صاحب! خبره دا ده چه کله دغه اوشی ، په اسمبلئ کښے یو ریزولیوشن پیش شی نو دغه بیا ، هغه Mover د هغے د پاره کوشش کوی او وائی ، د هغے بنیاد بنائی چه ولے زه دا ریزولیوشن Move کومه او د هغے هغوی دغه کوی چه دا طریقه کار دا په رولز کښے هم که تاسو اوګورئ نو دا طریقه کار لیکلے شوے دے ، Although مونږ دا رولز Follow کوؤ نه ، لګیا یو د ډیرے مودے نه او پکار دے چه مونږ د Follow کوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: نو موږ خو دا Expect کوله چه وزیر صاحب به موږ ته Explanation راکوی چه دوئ ولے خپل اختیار ورکوی لګیا دی، آیا دوئ In efficient دی، آیا دوئ سره دا انفراسټرکچر نشته؟ ما خو څکه دے د پاره تپوس اوکړو چه دوئ د موږ ته وضاحت خو اوکړی کنه۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! زما سکندر خان ورور خو ډیر زوړ پارلیمنټرین هم دے او همیشه ډیرے ښے خبرے هم کوی، زه په دے حیران یمه چه کوم وخت ریزولیوشن پاس کیدو نو دوئ خو No نه دے کړے ، Unanimously پاس شوے دے نو هغه کوم وخت چه خبرے او نه کړی، منسټر یا څوک چه ریزولیوشن کوی هغه خبرے او نه کړی نو بیا کوم خلق چه Agree نه وی نو هغوی وائی چه No، نو تاسو اووئیل چه Unanimously پاس شو۔ زه د ټول هاؤس شکرګزار یمه چه دوئ دا مهربانی کړے ده، موږ د دوئ شکرګزار یو چه موږ Unanimous دا پاس کړو۔ د دوئ دا خبره چه موږ خو ټول عمر نه د صوبائی خود مختارئ د پاره، زموږ دا بنیاد چه دے د سیاست، موږ صوبائی خودمختارئ د پاره خو ټول عمر جدوجهد کړے دے او په دے هم فخر کوؤ چه اتلسم امنډمنټ کښے موږ دومره زیاته صوبائی خود مختاری واغسته چه سوچ هم بل چا نه شو کولے او دا چه کومه خبره وه، دیکښے ستاسو خیال شته چه دا بله ورځ چه کوم لاهور کښے یو پرابلم راغلو او په میډیسن باندے څومره کسان مړه شول، هغے کښے داسے پرابلم جوړ شو چه Import and export، چه هغه فیډرل ګورنمنټ سره وی چه د کوم میډیسن Raw material importکوی، کوم میډیسن Raw material exportکوی، د دے رجسټریشن کوی او د دے Unanimous په دے وجه باندے چه اوس زموږ صوبے ته چه موږ یو دوائی راوړو نو د هغے یو فکس ریټ اېږدو سل روپئ او پنجاب اېږدی 120روپئ او بل ئے اېږدی په 130روپئ، نو په دے وجه باندے ټولو صوبو دا فیصله اوکړله چه موږ داسے یو Unanimous غونډے ، داسے شے پکار دے چه نوے منسټری به نه جوړیږی، نه به هلته منسټر وی هیلتھ کښے ، صرف کیبنټ ډویژن سره به دا اختیارات وی چه هغوی به دا

Import, export د پاره او کوم څیزونه چه مرکزی نوعیت والا دی، باقی ټول به صوبه کوی او دیکښے دا هم تاسو ته وایم چه مونږ دا 144، تاسو د Constitution چه کوم دے، زمونږ ریزولیوشن کښے مونږ Mention کړے دے، د دے دا مطلب دے تاسو 144لاندے هر وخت هغه اختیار واپس کولے شئ، هر وخت خپل هغه چه کوم تاسو ته اختیار ملاؤ شوے دے، هغه بیا واپس کولے شئ نو دا صرف او صرف مونږ دے د پاره کړے دے چه دا کوم داسے حالات پیدا شول نو خدائے مه کړه، خدائے مه کړه سبا داسے څوک وی نو Responsibility به څوک نه اخلی، نو په دے صرف دا چه کوم فارن سره خبرے دی، هغے په وجه مونږ وایو چه دا یو بیا فیډرل گورنمنټ، د سپریم کورټ چیف جسټس صاحب هم دا وئیلی دی چه 17 فروری پورے هغوی ته ئے اوویل چه دا ایکټ جوړ کړئ، فیډرل گورنمنټ ته ئے وئیلی دی، نو په دے مجبورئ باندے دا فیډرل گورنمنټ، سپریم کورټ په وینا او د فیډرل گورنمنټ په وینا باندے مونږ د عوامو د خاطره او ملک د خاطره چه سبا داسے څه غلطه دوائی دے خلقو ته لاړه نه شی او خدائے مه کړه چه زمونږ صوبه کښے هغه حالات جوړ شی چه لاهور کښے شوے دی۔ زه یو ځل بیا د خپل ورونړو شکرگزار یمه چه دوئ مونږ سره مهربانی کړے ده او دا Fact دے چه دا د دوئ چه کومه خبره ده چه مونږ په دے فخر کوؤ چه مونږ صوبائی خودمختاری اغستے ده خو دیکښے صوبائی خودمختاری څه داسے خبره نه ده چه مونږ څه Surrender کوؤ لگیا یو۔Thank you۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> جناب سپیکر! زه ستاسو په اجازت دغه کوم چه مونږ دلته دے هاؤس کښے کومه نکته پیش کړه، بل زما دغه دا دے جناب سپیکر، چه مونږ ولے نه ځان کښے دا اهلیت پیدا کړو، ولے نه ځان کښے دا Efficiency پیدا کړو چه مونږ هغه هر یو شے پخپله دغه کولے شو؟ که مونږ ځان نه Responsibility delegateکوؤ او دا دغه کوؤ چه یره فیډرل گورنمنټ به دا Responsibility اخلی، پکار دا ده چه ټهیک ده که دا اختیار دوئ د دے د پاره ورکوی چه یره بهر دغه د پاره، ټهیک ده، هغه لحاظ سره ټهیک ده خو بیا هم پکار دے چه صوبه پرے هم چیک ساتی، ځکه چه دا هم کیدے شی که فیډرل گورنمنټ د طرفه هم چه کومه ریگولیټری اتهارټی جوړه شی، هغه هم هغه شان

کار اونکړی او د هغے هم نقصان رااورسی نو دا زما صرف د دے خبرے اوچتولو مقصد دا وو چه یره پکار دے چه صوبه هم د څان کښے دا دغه پیدا کړی او پکار دا دے چه مونږه هم په دے څیزونو باندے نظر اوساتو۔ څان په دے باندے دغه کول چه یره دا بس مونږ وفاق ته حواله کړل، دغه چه دے دا د دے مسئلے حل نه دے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سکندر خان شیرپاؤ: څکه دا یو بیل Important، دا لاهور کښے چه څه اوشو، داسے واقعه مونږ نه غواړو چه زمونږ صوبے کښے اوشی۔

سینئر وزیر(بلدیات): مونږ Responsibility۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، مختصر کړئ جی، دا چه Wind up کړو۔

سینئر وزیر (بلدیات): مونږ خپل Responsibility feelکوؤ او مونږ ته پته ده، زمونږ څه Responsibility ده؟ دا ما څنگه چه عرض اوکړو د 144 آرټیکل د Constitution کښے دا مونږ واپس اغستے شو، مرکز که قانون جوړ هم کړی نو بیا هم مونږ ته اختیار شته چه مونږ هغه واپس هم اغستے شو۔ صرف For the time being، چه دا دے وخت کښے داسے حالات راته پیدا نه شی۔ بهر نه څوک Import کړی او مونږ ترے خبر نه یو او بهر ته Import شی او بیا دلته خدائے مه کړه داسے حالات پیدا شی، څنگه زما ورور اووئیل، مونږ په دے متفق یو چه دا اختیارات مونږ ته دی او مونږ به انشاء اللّٰه داImplement کوؤ خو صرف د حالاتو په وجه باندے مونږ داسے خبره کړے ده۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سید عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل وسیاحت): مہربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ نے بھی پورے اختیارات نہیں لیے ہیں؟

وزیر کھیل وثقافت: جاوید عباسی صاحب نے جو بات کی تھی، جاوید عباسی صاحب اکثر اچھی باتیں کرتے ہیں، مطلب کی بات کرتے ہیں، آج انہوں نے بات کی ہے، اس میں میرا اپنا بھی مطلب ہے تو میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے، اسمبلی کے فلور پر مجھے موقع دیا ہے کہ میں اس کا جواب دے

سکوں۔ ہوا ایسا ہے سر، کہ 18th amendment کے بعد جو مختلف منسٹریاں Devolve ہوئی ہیں، ان میں ٹورازم منسٹری بھی تھی۔ اب ٹورازم منسٹری کے نیچے ایک ادارہ ہے جس کا نام ہے پی ٹی ڈی سی پاکستان، ٹورازم ڈیویلپمنٹ کارپوریشن، جو کہ کارپوریشن ہے اور اس کی جائیداد جن کے پاس ہے، وہ ان کی اپنی ملکیت نہیں ہے، یہ حکومت خیبر پختونخوا نے ان کو یہ ملکیت لیز کے اوپر دی ہوئی ہے جی، تو چارج جو ہے ملکیت کا، وہ خیبر پختونخوا حکومت کے پاس ہے۔ انہوں نے پہلے یہ کہا کہ جی، آپ یہ Liability سمیت اور جتنے بھی اس میں ایمپلائز ہیں، ان کے سمیت آپ ان کو لیں گے تو یہاں پر ہماری چیئر پرسن، سٹینڈنگ کمیٹی ٹورازم موجود ہیں، سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ بات آئی اور منٹس اس کے اوپر موجود ہیں، ہم نے ان کو یہ کہا کہ ہم نے Open offer دی خیبر پختونخوا حکومت کی طرف سے کہ جتنا بھی آپ کا سٹاف ہے، ان تمام کو ہم لیں گے، ان کی تنخواہیں بھی ہم دیں گے، جو آپ کی Liabilities ہیں، وہ Liabilities بھی ہم دینا چاہتے ہیں۔ آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے سر، کہ یہ ملکیت جو ہے یہ اربوں روپے کی ملکیت ہے اور پی ٹی ڈی سی گزشتہ کئی سالوں سے ان کو اس طریقے سے چلانے میں قاصر ہے جس طریقے سے اس کو چلانا چاہیئے تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پی ٹی ڈی سی ایک فیل ادارہ ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ پی ٹی ڈی سی، یہ ٹورازم کارپوریشن ڈیویلپمنٹ کی طرف انہوں نے کوئی کام نہیں کیا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان ٹورازم ڈیویلپمنٹ کارپوریشن نہیں، بلکہ پاکستان ٹورازم ڈیویلپمنٹ کی جو کارپوریشن ہے، یہ ایک Destruction corporation ہے۔ انہوں نے نفی کیا ہے اور یہ ٹورازم کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے، Promotion انہوں نے نہیں کی۔ ان کی جو مختلف ملکیت ہے، ان کو پتہ ہے، آپ کے ایوبیہ میں، سوات میں، کالام میں، ناران میں، اس کے علاوہ بمبوریت میں، سارے صوبے میں ان کی جائیداد ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ جائیداد اپنے پاس رکھیں، یہ ہماری ڈیمانڈ ہے۔ میں اس فلور آف دی ہاؤس کے اوپر دوبارہ حکومت پاکستان کو اور جتنے بھی وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ممبرز جاتے ہیں ہماری سی سی آئی کی میٹنگ میں، میں پھر یہ ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ یہ ہمارا وطن ہے، دا زمونږه خاوره ده اس کے اوپر جتنی جائیداد ہے، اس کے اوپر ہمارا حق ہے یہ ہمیں دیا جائے اور ہم پی ٹی ڈی سی سے بہتر طریقے سے یہاں پر ٹورازم کی خدمت کر سکتے ہیں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب، میاں افتخار حسین۔

وزیر اطلاعات: ایسا ہے جی کہ جاوید عباسی صاحب۔۔۔۔۔

وزیر کھیل و سیاحت: جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ میاں افتخار صاحب ان کی تسلی کیلئے کچھ Add کرنا چاہیں گے، اس سلسلے میں تو وہ پورے طریقے سے واقف ہیں کیونکہ یہ جا کر وہاں پر میٹنگ Attend کرتے ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے یہ بات کی۔Thank you very much۔

جناب سپیکر: جی، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، اس لئے میں اٹھا کہ چونکہ آئی پی سی کے حوالے سے بھی اور پھر یہاں پر Oversight Committee جو بنائی گئی تھی 18th amendment کیلئے، تو وہ مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی تو اس حوالے سے ہم نے کافی تیاری بھی کر رکھی ہے اور پی ٹی ڈی سی کے یہ جو تحفظات انہوں نے بیان کئے، ہم نے وہاں پر رکھ بھی دیئے ہیں۔ آئی پی سی کے جو ہمارے دو تین دفعہ اجلاس ہوئے، پھر ہم نے Written وہیں پر بھیجا، Oversight Committee کا جو اجلاس ہوا، اس میں بھی ہم نے Written بھیجا، لہذا جو تحفظات انہوں نے بیان کئے، اس سے قبل ہم مرکزی حکومت کو آگاہ کر چکے ہیں اور انہوں نے یہ تسلی بھی کرائی ہے کہ اس پر جلد سے جلد اقدام اٹھایا جائیگا۔ تو یہ ایک خوشی کی بات ہے اور یہاں پر سکندر بھائی نے جو بات کی تو جو مرکز کا اختیار ہم مرکز کو دے رہے ہیں تو چونکہ مجبوری کی حالت میں سپریم کورٹ نے دس دن کا ہمیں جو وقت دیا ہے، اس مختصر وقت میں چونکہ مرکز ہی کے پاس ایک میکنزم ہے تو اس کے تحت وہ چلا سکتے ہیں، صوبے کو میکنزم بنانے میں وقت لگے گا، لہذا وہ وقت ہمیں درکار ہے اس لئے ہم رضاکارانہ طور پر چاروں صوبے مرکز کو یہ اختیار تفویض کر رہے ہیں اور پھر ساتھ میں یہ کہ وہ ہمارے Behalf پر استعمال کریگا، یہ اختیار۔ یہ Wholly solely فیڈرل گورنمنٹ کا نہیں ہوگا بلکہ رضاکارانہ طور پر ہم دینگے۔ اس پر ہمارا برابری کی بنیاد پر حصہ ہوگا اور جو بھی فیصلے ہونگے تو تمام صوبوں کے اپنے اپنے پورے نمائندے ہونگے، یعنی ان کی ڈکٹیشن نہیں چلے گی لیکن اس کے باوجود بھی ہم میکنزم بنا رہے ہیں۔ جب بھی میکنزم پورا ہوا تو ہم یہ اختیار دوبارہ مرکز سے واپس صوبے کو دلائیں گے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔ جی سب کو موقع ملے گا۔ قلندر خان لودھی صاحب فرسٹ، اس کے بعد آپ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میاں افتخار صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں۔ ہم یہی چاہ رہے تھے، اخباروں کے ذریعے ہمیں پتہ چل گیا تھا اور ان سب کو جن دوستوں نے اخبار نہیں دیکھا، ان کو بھی یہ سچائی معلوم تھی، یہ چاہتے ہیں کہ اس سے پہلے اگر اس کو In detail جیسے ابھی انہوں نے بات کی، یہ کر دیتے، اس کے بعد ریزولیوشن آتی، ہم نے آپ کی ریزولیوشن اس لئے پاس کی کہ ہم نے اخباروں میں دیکھ لیا کہ صوبہ سندھ نے پاس کر دی، پنجاب نے پاس کر دی، یہ کوئی مسئلہ ہے اور ہم نے دیکھ بھی لیا، میڈیا میں بھی دیکھ لیا اس لئے، لیکن گورنمنٹ کو چاہیئے تھا کہ ایک ان کی طرف سے منسٹر یا کوئی ان کی سائڈ سے پہلے سے In detail کوئی تھوڑی سی بات کر لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا، اس پر اتنی ڈیبیٹ ہی نہ ہوتی۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں اچھا ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: اور اب واقعی پہلے نہیں تو کم از کم پارلیمانی لیڈرز کو آپ اعتماد میں لے لیتے تو پھر بھی یہ اتنا مسئلہ نہ ہوتا۔

جناب سپیکر: چلیں پاس ہونے کی بعد ڈیبیٹ ہو گئی تو اور اچھی بات ہے۔ ملک قاسم خان۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: بہت مہربانی اور آئندہ کیلئے بالکل اعتماد میں لینگے، اکثر لیا کرتے ہیں لیکن ہم تو یہ سمجھے کہ یہ پہلے سے معلوم ایک مسئلہ ہے تو اس لئے، اگر آئندہ کیلئے کوئی ایسی بات ہوئی تو پھر آپ کو اعتماد میں لینگے۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب سپیکر۔ زما د خپلے ضلعے صورتحال ډیر مخدوش دے جناب والا، نن ټول کرک په احتجاج دے، خټک اتحاد راوتلے دے، ضلع کښے ټول په احتجاج دی۔ هلته جی مونږ ته د یو میاشت نه د بجلئ او ګیس دومره پرابلم دے او مونږ ته چه کوم مشکلات درپیش دی او زمونږ سره ښځکلو اوبه نشته او نن خټک اتحاد ټول کرک کښے احتجاج کړے دے نو زه د خپلے ضلعے دا کوم تکلیف چه دے، دا حکومت وقت ته دا ریکویسټ کوم چه د کرک ضلعے سره دا دومره ظلم د نه کیږی او د بجلئ نه وولټیج شته، نه بجلی شته، بلونه ورکوؤ لګیا دے۔ میاں نثار ګل صاحب موجود دے، تاسو جی پته اوکړئ چه په کرک کښے څه صورتحال دے؟ د ښځکلو اوبه نه ملاویږی، د یو میاشت نه۔ مونږ د بنوں ضلعے نه، د نورو علاقو نه په ټینکرو کښے اوبه راوړو، نو زه حکومت وقت ته، چه د کرک حالات ته د اوګوری، هلته لا اینډ آرډر مسئله

جوړېږی۔ دوئ ته پته ده چې په ټوله صوبه کښې صرف د کرک نه څومره آمدن راځی او د هغه خلقو د پاره نه ګیس شته، نه بجلی شته او زه حکومت وقت ته دا وایم چه دوئ د فوراً نوټس واخلی او په کرک کښې د بجلئ ابتر صورتحال د بهتر کړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ډیره شکریه۔ میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> سپیکر صاحب، جس طرح ملک صاحب نے فرمایا، میں بھی ضلع کرک سے تعلق رکھتا ہوں، بجلی کا محکمہ آپ کا، آپ کو پتہ ہے کہ پورے صوبے میں خیبر پختونخوا میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں اس کے متعلق ہڑتالیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ میں بذات خود چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بھی بار بار ملا ہوں اور جس طرح ملک صاحب نے فرمایا آج خٹک اتحاد نے جلوس بھی نکالا تھا اور کافی ہلہ گلہ بھی تھا۔ بات یہ ہے سر، کہ کرک ضلع بہت پسماندہ ضلع ہے کیونکہ اس میں پانی کے بہت مسائل ہیں۔ ایک تو بجلی کا مسئلہ ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ وولٹیج بھی روکی ہوئی ہے، ہماری وولٹیج تقریباً تیس چالیس پر ہوتی ہے۔ سر، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ضلع کرک کیلئے ایک گرڈ سٹیشن منظور ہوا تھا جس پر تقریباً پانچ سال سے کام ہو رہا ہے، صدر آباد گرڈ، میں خود اسلام آباد بھی گیا ہوں، چیف انجینئر کے ساتھ اس کے متعلق بات بھی ہوئی ہے، چیف پیسکو کے ساتھ بھی ہوئی ہے۔ جب تک اس گرڈ پر کام تیز نہ ہو تو پھر سر، یہی مسئلہ ہوگا کہ ہمارا وولٹیج بھی کم ہوگی اور ساتھ ساتھ بجلی کے مسائل بھی ہونگے۔ میں ملک صاحب سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت کی طرف سے بھی، وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ کل میری ڈسکشن ہوئی تھی، وہ چیف پیسکو کے ساتھ بھی بات کر رہے ہیں اور میں بھی کوشش کر رہا ہوں اور آپ بھی دونوں مل بیٹھ کر اس کے متعلق کہ یہ گرڈ سٹیشن بھی بن جائے، سراج بابا گرڈ سٹیشن کرک کیونکہ وولٹیج کا مسئلہ ہے۔ سر، ابھی بھی جتنے ٹیوب ویلز ہیں، وہ بند پڑے ہیں اسلئے کہ وولٹیج ہے نہیں اور لوگ دور سے پانی لاتے ہیں اور سر، میں آپ کو ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ چیف پیسکو کو بلائیں، تھوڑا اسمبلی میں بٹھائیں اور حالات بتادیں پورے صوبے کے کہ کیا حالات ہیں اور کس طرح یہ زندگی گزر رہی ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> انشاء اللہ۔ جی، ڈاکٹر فائزہ رشید بی بی۔

<u>ڈاکٹر فائزہ رشید:</u> تھینک یو، سر۔ سر، میں معزز ایوان کی توجہ ہیلتھ سے متعلقہ بہت ایک اہم مسئلے کی طرف دلوانا چاہونگی۔ شاید دو تین دن پہلے آپ سب نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ شاہراہ ریشم ہری پور میں تین چار گھنٹے تک بلاک رہی اور اس کے پیچھے جو واقعہ ہوا تھا کہ ایک زچہ نے سڑک پر، سڑک پر کہنا

چاہیئے ہسپتال کی Territory کے اندر ہی ایمبولینس میں بچے کو جنم دیا تو سر، میں نے دیکھا کہ یکم فروری کو بھی ایک مریض کو نہیں لیا گیا۔ میں اس کے ساتھ گئی، ایم ایس کو بھی بلایا تو انہوں نے بتایا کہ وہاں کے جو ڈاکٹرز صاحبان ہیں، انہوں نے یہ آپس میں طے کیا ہوا ہے کہ جب تک ان کی پرائیویٹ کلینک میں کوئی مریض وزٹ نہیں کریگا، اس مریض کو ہسپتال میں نہیں لیا جائیگا۔ تو سر، میں اس مریضہ کے ساتھ گئی، ایم ایس کی موجودگی میں یہ سارا ایشو اٹھایا گیا اور وہاں ڈاکٹروں نے کہا کہ ہم نے آپ کی موجودگی میں یہ Decide کیا تھا۔ سر، اس کی انکوائری رپورٹ بھی میرے پاس ہے جسمیں انہوں نے یہ ساری چیز جو ہے، وہ اقرار کی ہے۔ سر، یہ جو واقعہ پیش آیا ہے، اس میں کسی نے اس Patient کو چیک تک نہیں کیا اور اس کو بولتے رہے کہ آپ کی ڈیلیوری آپریشن کے بغیر نہیں ہوگی۔ سر، جب ڈیوٹی کا ٹائم گزر گیا تو اس کو وہاں کی جو ہیڈ ڈاکٹر صاحبہ ہیں، ان کی کلینک پر آپریشن کیلئے شفٹ کرنے کیلئے ایمبولینس میں ڈالا گیا سر، جوں ہی وہ ایمبولینس میں ڈالی گئی، ایمبولینس میں ڈالتے ہی اس کا بچہ ڈیلیور ہو گیا اور ایمبولینس کے ڈاکٹر نے بچے کو جو ہے، لیا ہے۔ سر، یہ بہت ہی ذلت آمیز اور انسانیت کی تذلیل ہے اور متعلقہ ڈاکٹر ان ہیں، میں اس معزز ایوان کے ذریعے کہونگی کہ یہ ڈاکٹرز مافیا ہسپتالوں میں ختم کیا جائے۔ یہ بتایا جائے کہ غریب عوام جن کے پاس پیسے نہیں، وہ علاج کروانے کہاں جائیں؟ ابھی بھی سر، جتنے بھی تعلیمی اداروں کے سٹوڈنٹس ہیں، جنہوں نے روڈ بلاک کیا تھا، انہوں نے اس ڈاکٹر صاحبہ کی تبدیلی کیلئے Dead line دی ہوئی ہے اور میری یہ درخواست ہے کہ یہ معاملہ جو ہے، وہ ہیلتھ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس کی غیر جانب دارانہ انکوائری کی جائے اور جو مرتکب افراد ہیں، ان کو سزا دی جائے تاکہ ہم اپنے اداروں کو درست کر سکیں اور دوسری بات سر، میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہونگی کہ ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی کے تحت جو گورنمنٹ ایمپلائیز ڈاکٹرز ہیں، ان کو پرائیویٹ ہسپتال کھولنے کی اجازت ابھی تک ہمارے قانون میں نہیں ہے اور وہ جو اپنی پرائیویٹ کلینک چلا رہے ہیں، وہ ہیلتھ اتھارٹی کے ساتھ رجسٹرڈ بھی نہیں ہیں، میں چاہونگی کہ اس پر بھی حکومت ایکشن لے کیونکہ جو پرائیویٹ ڈاکٹرز ہیں، وہ تو ہزاروں روپے صوبے کو اور مرکز کو ٹیکس دیتے ہیں لیکن یہ جو ہیں، ان کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں۔ ایک تو ہسپتال کی میڈیسن Use کرتے ہیں اپنی پرائیویٹ کلینکس میں، دوسرا یہ ہے کہ سر، جو غریب لوگ ہیں، بالکل وہ غریب عوام رل کے رہ گئے ہیں۔ گورنمنٹ ہسپتال میں بھی اب ان کا جو علاج ہے، وہ ممکن نہیں رہا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: د دے جواب بہ څوک ورکوی؟

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی ہاں، آپ کا ہیلتھ سے Related ہے یا دوسری کوئی بات ہے؟

جناب محمد زمین خان: نہیں جی، میری تو اس ریزولیوشن سے متعلق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا یہ جواب دے دیں۔ آنریبل لیاقت شباب صاحب۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب محمد زمین خان: زه به د دے ادارے په حوالے باندے هم خبره او کړمه نو کیدے شی چه د دوئ د دغه پرے ضرورت هم پاتے نه شی۔

وزیر آبکاری و محاصل: تھینک یو، جناب سپیکر۔

(شور)

جناب سپیکر: جی لیاقت شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: تهینک یو، جناب سپیکر۔ دا زمونږ معزز خور ډاکټر فائزه چه جی کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اردو میں پڑھیں تاکہ اس کو سمجھ آئے، ابھی تک انہوں نے وہ۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محاصل: ہماری بہن ڈاکٹر فائزہ نے جو پوائنٹ یہاں پر Raise کیا ہے جی، میری تو ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اس وقت اس ایشو پر رولز کے مطابق ہم بات بھی نہیں کر سکتے جب تک Concerned department سے تمام فگرز ہم نہ لے لیں اور اس کے علاوہ اگر وہ اس پر زیادہ Insist کرتی ہے تو یہ کال اٹینشن دے دیں یا اپنی پریویلج موشن یا تحریک التواء لے آئیں تو اس سے پھر In detail جو ان کی Complaints ہیں، تمام ریکارڈ Concerned department سے منگوا کر پھر اس پر ڈسکشن کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ تھینک یو، کال اٹینشن یا Any motion پر آپ آ جائیں۔ زمین خان صاحب پلیز۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی، شکریه۔ جناب سپیکر، دا موجوده کوم ریزولیوشن چه د صوبائی اسمبلۍ پاس کړو، یقیناً چه داد دے وخت تقاضا وه ځکه چه ډیره Urgency وه او دا کوم ریزولیوشن چه راوړے شوے دے، د دے نه دا ثابته ده، واضحه ده چه دا صوبائی اسمبلی، دا صوبائی حکومت په جمهوریت باندے، د پارلیمنټ په بالادستۍ باندے او د قانون په حکمرانۍ باندے یقین ساتی۔ چونکه سپریم کورټ یوه فیصله کړے وه او Ten days ئے ورکړی وو، یقیناً چه په دے لس ورځو کښے صوبائی حکومت په دے پوزیشن کښے نه وو چه هغوی قانون سازی کړے وے او دا دغه ئے ریګولیټ کړے وے نو زما خیال دے پنجاب یا نورو صوبو خو لا نه دے کړے خو زمونږ دا یو مستحسن اقدام دے چه یره د ټولو نه مخکښے مونږ دے ټول قوم ته، دے ټولے دنیا ته دا یو Message ورکوؤ چه د ټولو نه زیات په قانون باندے په حکمرانۍ باندے مونږ یقین ساتو او مونږ د جمهوریت او د پارلیمنټ په بالادستۍ باندے یقین ساتو نو یقیناً چه دا ډیر ښه اقدام دے او هسے هم آرټیکل 144 زمونږ دے اسمبلۍ له دا اختیار ورکوی چه کله هم دا صوبائی حکومت اوغواړی، دا پارلیمنټ اوغواړی نو که هغوی څه لیجسلیشن کړے وی نو دا واپس اغستے شی او مونږ د دے صوبے د پاره خپله قانون سازی کولے شو، نو هیڅ څه داسے حیرت پکښے نشته۔ یو بل عرض مے کوؤ، دا د هیلتھ ریګولیټری اتھارټی متعلق یا د هیلتھ ډیپارټمنټ متعلق ما یو خبره د حکومت نظر کښے راوستل اوغوښتل او ستاسو مخے ته ئے ایږدمه چه 18th Amendment اوشو، ټول اختیارات صوبو ته لاړل خو یو څیز زما په نظر کښے لکه اهم دے چه هغه د پی ایم ډی سی لیجسلیشن دے۔جناب سپیکر، زمونږ چه کوم ډاکټران پاس کیږی، هغه فائنل کوی بیا راځی او د پاکستان میډیکل اینډ ډینټل کونسل سره رجسټریشن کوی نو هغه لا تر اوسه پورے د فیډرل سره دے نو زما ګزارش دا دے چه یره د دے چه کوم ډاکټران دی نو دا د دلته کښے دا اداره جوړه شی، که فرض کړه بله اداره جوړه شی نو Already هیلتھ ریګولیټری اتھارټی شته او هغوی د قانون سازی اوکړی او دغه چه کوم د ډاکټرانو رجسټریشن دے نو که هغوی ئے Exam اخلی او که انټرویو کړی خو چه د تکلیف نه خلق خلاص شی ځکه چه اوس هم هلته

کبنے زمونږ د دے صوبے نه نمائندگی نشته په پی ایم ډی سی کبنے ، نو چه دلته کبنے قانون سازی اوشی او دا اختیار دے صوبے ته راشی او تر څو پورے چه د هیلتھ ریگولیټری اتھارټی د کار پورے خبره اوشوه نو هیلتھ ریگولیټری اتھارټی اوس لګیاده فنکشن کوی او په ډیر ښه انداز باندے ، په مؤثر انداز باندے هغوی د خپل دغه دائره کار د پیښور نه بهر ضلعو ته هم Extend کوی، په مختلفو ډویژنو کبنے دفترے کهلاووی خو بیا هم قانون سازی زما په خیال چه هغوی څه Propose کړے ده خو لا اسمبلی ته نه ده راغلے نو پکار ده چه هغے باندے حکومت دغه اوکړی او دا چه کومه قانون سازی پکار ده نو چه دا اوشی۔ ډیره ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ میاں افتخار صاحب۔نه مختیار خان څه باندے وئیل غوښتل۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: دا مختیار صاحب خو به اووائی خو لکه دا زمین صاحب چه نن څومره مدلل خبرے اوکړے-----

<u>جناب سپیکر</u>: او جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: کاش چه دوئ وړومبئ ورځ نه هم داسے مدلل خبرے کولے۔

(قہقہہ) قرارداد ډیر پخوا پاس شوے دے او دوئ ته اوس را یاد شو خو د دوئ د نیک خواهشات او د جذباتو مونږ قدر کوؤ او مونږ پرے عمل کوؤ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. The sitting is adjourned till 04:00 pm of-----

(قطع کلامی)

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، میری ایک بات تھی اور ایجوکیشن منسٹر صاحب مجھے-----

<u>جناب سپیکر</u>: ہں جی؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، میری ایک گزارش تھی-----

<u>جناب سپیکر</u>: تو آپ کیوں خاموش بیٹھے تھے؟ زمین خان کی اتنی اچھی باتیں سنیں تو آپ مدہوش ہو گئے۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، میں نے بات کرنا تھی-----

<u>جناب سپیکر</u>: عتیق صاحب کیا کہہ رہے ہیں، ہں؟

(قطع کلامیاں / قہقہے)

جناب سپیکر: قانونی پوزیشن کیا ہے اسرار اللہ خان گنڈاپور! قانونی پوزیشن کیا ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے ایڈجرن تو کر دیا ہے، ابھی ٹائم بھی رہتا ہے تو وہ آپ اناؤنس اگر کرنا چاہتے ہیں، وہ آپ کی Discretion ہے لیکن ایڈجرن تو آپ نے کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں میرے معزز رکن کا ایک مسئلہ ہے تو حل کر لیتے ہیں۔ یہ دو بڑے معزز رکن ہیں۔ قاضی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں، قاضی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، جب تیر کمان میں سے نکل جاتا ہے تو پھر اس کو اسرار اللہ خان پکڑ نہیں سکتے۔ اب کہہ رہے ہیں ادا ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں آپ نے ایڈجرن کہہ دیا ہے تو قانون میں ترمیم نہ کریں۔

جناب سپیکر: اچھا۔ سردار حسین بابک صاحب! آپ کی تیاری کچھ ہے؟ جی بسم اللہ۔ آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن پلیز، سردار حسین بابک صاحب۔ یہ جو پریویلج موشن لائی گئی ہے، اس کا جواب دینا ہے جی۔ کال اٹینشن بھی ہے، یہ تو ساری کارروائی پھر Repeat ہو گئی۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): تھینک یو۔ جاوید عباسی صاحب نے جس مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے اور اس نے اظہار بھی کیا ہے کہ یہ استحقاق جو ہے، سپیکر صاحب، پہلے بھی یہ مسئلہ یہاں پہ آیا تھا اور میں نے وضاحت بھی کی تھی اور جس طرح عباسی صاحب نے ذکر کیا ہے کہ ہاں یہ میرے ساتھ ملے تھے، ہر مہینے ای ڈی اوز کے ساتھ ہماری میٹنگز ہوتی ہیں ماہانہ اور ہم چیزوں کو Review کرتے ہیں، پراگریس لیتے ہیں، یہ کچھ مہینوں سے یہ رپورٹس آنا شروع ہو گئیں کہ مختلف اضلاع میں جو ہمارے ریٹائرڈ لوگ ہوتے ہیں جو ہمارے Disable کا کوٹہ ہوتا ہے یا جو ہمارے لینڈ ڈونرز ہوتے ہیں، ان کی بڑی شکایات ہمارے پاس پہنچیں، تو Verbally ہم نے یہ ڈائریکٹ کیا کہ یہ روزانہ کی بنیاد پہ اس طرح کی اپوائنٹمنٹس سے اس طرح کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں، لوگ کورٹس میں چلے جاتے ہیں اور پھر ہمارے ڈیپارٹمنٹس کا کافی وقت کورٹس میں جا کے صفائیاں پیش کرنے میں لگتا تھا تو ہم نے Verbally یہ ڈائریکٹیوز کیں کہ مہینے میں یا دو مہینے میں یہ اپوائنٹمنٹس جو ہیں کلاس فور کی، جس طرح کہ پچھلے چار سال میں ہمارے سارے آنریبل ہمارے ایم پی ایز جو ہیں، میرے خیال میں عباسی صاحب بھی Agree کریں گے کہ چار سالوں میں جتنی بھی ایبٹ آباد میں۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ میں نے یہ بات کی ہے کہ ہمیشہ ٹھیک ہوتا رہا ہے۔ منسٹری سے مجھے کوئی گلہ نہیں ہے، مجھے ڈیپارٹمنٹ سے یا آپ سے کوئی گلہ نہیں رہا ہے، یہ پہلے بھی میں نے آپ کی غیر موجودگی میں کہا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے ہمیشہ ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے جو بار بار انہوں نے ہماری دو میٹنگز میں ہمارے ساتھ جو غلط بیانی کی گئی ہے، یہ لودھی صاحب بھی ہیں، میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ منسٹری سے مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا جناب، کوئی میرا وہ نہیں تھا معاملہ اس سے-----

(قطع کلامی)

جناب محمد جاوید عباسی: یہ استحقاق کمیٹی کو بھیجیں تو سب سامنے آجائے گا اور اس میں سب انکشافات سامنے لے کر آؤں گا جناب سپیکر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب جو ہیں، وہ ان کو Satisfy کر سکتے ہیں۔ ان کے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے مگر میں ریکویسٹ کرتا ہوں ان سے کہ اگر یہ Accept کر لیں تو کمیٹی کے پاس چلا جائے، وہاں بیٹھ کر یہ جو بات کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نہیں، ریکویسٹ نہیں سر، یہ حکم کریں گے بالکل مشر کے حکم کے مطابق ہم کریں گے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned Committee.

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب! یہ بھی آپ سے Related ہے، اس پہ آپ تھوڑا بولیں۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، دا ډیره حساس مسئله ده مذهبی، ما نن بابک صاحب سره د هغے باره کښے ملاقات هم اوکړو، پښتنه مے هغوی نه کړے ده۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حال ہی میں نئے اپ گریڈیشن

مڈل سکولوں میں معلمین اسلامیات کو ختم کیا گیا ہے جو کہ لمحہ فکریہ ہے اور مذہبی طبقوں میں باعث تشویش ہے، لہذا حکومت اس مسئلے کا نوٹس لے کر مڈل سکولوں میں ٹی ٹی اساتذہ کی آسامیوں کو بحال کیا جائے۔

جناب والا شان، دا ډیره د تشویش مسئله ده او ټول امت مسلمه چه کوم دے، دوئ ته ټهیس رسیدلے دے چه بهئ خیبر پختونخوا غوندے دا مذهبی علاقه ده، دلته یو ښه نظام چلیدو د اسلامیات استاذان به وو او مډل سکولونو کښے نوے پوسټونه کیدے شول۔ دے ځل چه څومره دا اپ ګریډیشن شوے دے، هغے کښے اسلامیات اساتذه کټ شوی دی نو زه حکومت ته سردار بابک صاحب ته ریکویسټ کوم چه په دے اسمبلی فلور باندے د د هغے د بحالئ اعلان اوکړی او چه دا مذهبی طبقے دی مونږ کم از کم هغوی ته خو دا عهده، بچی ته چه په یو سکول کښے د اسلامیات استاد نه وی، هغه بچیان به د دین تعلیم څنګه ایزده کوی؟ نو زه ریکوسټ کوم چه دا مونږ سره اتفاق اوکړی او دا منظوری اوکړی جی، بحال ئے کړی۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل سردار حسین بابک صاحب، پلیز ذرا۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! ذرا یہ منی اسمبلی سارے بند کریں۔ بشیر بلور صاحب ان عورتوں کی باتیں ختم نہیں ہوں گی، یہ دوسرے کو بھی اٹھائیں جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، دا ملک قاسم صاحب چه کومه خبره کوی چه دا ټوله امت مسلمه یا هغوی چه د مذهبی طبقو خبره کړے ده، سپیکر صاحب، دلته دا وضاحت اوکړمه چه په تیر وختونو کښے یا تر اوسه پورے هم په دے سکولونو کښے چه دا اسلامیاتو د پاره چه زمونږ مذهبی علوم دی او زما یقین دا دے چه زمونږ د پاره بحیثیت د مسلمان او بیا بحیثیت د پښتون د ټولو نه اهمه خبره چه ده، دا هغه مذهبی علوم یا ایزده کول دی یا مذهبی علوم ښودل دی او ما سره به ملک صاحب په دے خبره باندے اتفاق کوی چه دا قاری ټیچرز او یا دا د اسلامیاتو ټیچرز چه دی په پینځه پینځه سوه باندے په یو زر زر روپئ باندے جعلی ډګرئ به خلقو اغستے او هغوی به هلته راتلل۔ چونکه حکومت وقت په هغه

وخت کښے د هغے د پاره یو Criteria نه ده جوړه کړے نو زه دا ګڼړم چه په تیر وخت کښے د مذهب سره مذاق کړے دے او نن که مونږ یوه فیصله کړے ده، زمونږ حکومت او خنګه چه ما ذکر اوکړو چه هر څیز سره شاید چه ګپ شپ به اولګیدلے شی خو مذهب سره ګپ شپ لګیدل چه وی، نه دی پکار نو زه خو یو طرف ته ملک صاحب ته دا باور ورکومه چه دا اوس هغه وخت نه دے چه یوے خبرے له به څوک داسے سیاسی رنګ ورکوی ګنی چه خدائے مه کړه دا ملک صاحب چه د کوم کرک نمائندګی کوی، دغه خلق د مذهب خلق دے او خدائے مه کړه نن مذهبی خلق نه وی، داسے هرګز نه ده خو دا زه ضرور وئیل غواړمه چه دا اعزاز به مونږ ته حاصل وی چه انشاء الله په سکولونو کښے چه که دا عربی ټیچر وی، که قاری صاحبان وی او که د اسلامیاتو ټیچران وی، دا به انشاء الله اعلیٰ تعلیم یافته وی،عالمان به وی ،فاضلان به وی او هغه وخت به نه وی چه خلق به ځی او په پینځه سوه او په زر روپئ باندے به جعلی ډګریانے اخلی او راځی او دغلته به د اسلامیاتو استاذان جوړیږی۔ سپیکر صاحب، زه دا هم ذکر اوکړمه چه دا په تیر وختونو کښے چه کومو خلقو د مذهب په نامه باندے ووټ هم اغستے دے هغوی هم د مذهب د پاره په حقیقی معنو کښے کار نه دے کړے، افراد ئے Oblige کړی دی او افرادو ته ئے نوکرئ ورکړے دی۔ زمونږ ترجیح او زمونږ Priority دا ده چه اولنئ ترجیح جی، دغه زمونږ د مذهب ده او د مذهب د ایزده کولو د پاره او د مذهب د ښودنے د پاره دا فیصله مونږ کړے ده، لهذا دا تاثر ورکیږی چه خدائے مه کړه چه دے سره اسلامیاتو ټیچر ختیمیږی نو دا Message زمونږ کهلاؤ دے ټولے صوبے ته د لاړشی چه انشاء الله زمونږ په وخت کښے به د اسلامیاتو استاذان چه دی، دا به عالمان فاضلان وی او دا به اعلیٰ تعلیم یافته وی انشاء الله که خیر وی۔ مهربانی۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 04:00 pm of Friday afternoon, 17-02-2012.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 17 فروری 2012ء بعداز دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)